# 11774 - چہرے کا پردہ کرنے کے تفصیلی دلائل

**سوال**

میں عورت کے پردہ کے متعلق قرآنی آیات معلوم کرنا چاہتی ہوں تا کہ اپنی کچھ مسلمان بہنوں کو پیش کر سکوں، وہ معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ اگر چہرے کا پردہ واجب یا کہ افضل ہے واجب نہیں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

مسلمان بھائی آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ عورت کا اجنبی اور غیر محرم مردوں سے چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے، جس کے وجوب پر کتاب اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، اور معتبر اور صحیح قیاس مطردہ کے دلائل موجود ہیں:

اول:

کتاب اللہ کے دلائل:

پہلی دلیل:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور ( 31 ).

اس آیت سے عورت کے پردہ کے وجوب کی دلالت درج ذیل ہے:

ا ـ اللہ سبحانہ و تعالی نے مومن عورتوں کو اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کا حکم دیا ہے، اور عفت و عصمت کی حفاظت کا حکم ایسا معاملہ ہے جو اس کے وسیلہ کی حفاظت کے ساتھ ہوگا، اور کسی بھی عاقل شخص کو اس میں شك نہیں کہ اس کے وسائل میں چہرہ ڈھانپنا بھی شامل ہے، کیونکہ چہرہ ننگا رکھنا عورت کو دیکھنے، اور اس کے حسن و جمال میں غور و فکر کرنے اور اس سے لذت حاصل کرنے کا سبب ہے، جس کے نتیجہ میں وہاں تك پہنچنے کی کوشش اور رابطہ کیا جائیگا.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" آنکھیں زنا کرتی ہیں، اور ان کا زنا دیکھنا ہے....

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے، یا پھر تکذیب کر دیتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 6612 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2657 ).

تو جب چہرہ کا ڈھانپنا عفت و عصمت اور شرمگاہ کی حفاظت کے وسائل میں سے ہے تو پھر ا سکا بھی حکم ہے، کیونکہ وسائل کو بھی مقاصد کے احکام حاصل ہیں.

ب ـ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر اوڑھ کر رکھیں .

گریبان سر ڈالنے والا سوراخ ہے، ور الخمار اس چادر کو کہتے ہیں جس سے وہ اپنا سر ڈھانپتی ہے، تو جب عورت کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر اوڑھیں تو عورت کو اپنا چہرہ چھپانے کا بھی حکم ہے، کیونکہ یا تو یہ اس سے لازم ہے، یا پھر قیاس کے ساتھ، کیونکہ جب حلقوم اور سینہ چھپانے کا حکم ہے تو بالاولی چہرہ ڈھانپنے کا حکم ہے، کیونکہ یہ تو حسن و خوبصورتی اور جمال اور پرفتن جگہ ہے.

ج ـ اللہ سبحانہ و تعالی نے ظاہری زینت کے علاوں باقی سب زیبائش اور بناؤ سنگھار کو مطلقا ظاہر کرنے سے منع کیا ہے، اور ظاہری زینت مثلا ظاہری کپڑوں کا ظاہر ہونا تو ضروری ہے، اسی لیے اللہ تعالی نے " الا ما ظھر منھا " کے الفاظ بولے ہیں، اور یہ نہیں فرمایا: " الا ما اظھر منھا " بعض سلف مثلا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنھما، اور ابن سیرین وغیرہ نے قولہ تعالی:

" الا ما ظھر منھا " کی تفسیر چادر اور کپڑے، اور کپڑوں کے نیچی طرف سے ( یعنی اعضاء کے کنارے ) جو ظاہر ہوں

کی ہے، پھر پھر اللہ تعالی نے انہیں زینت ظاہر کرنے سے دوبارہ منع کیا ہے، لیکن جن کو اس سے استثنی کیا ہے ان کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے، تو اس سے پتہ چلا کہ دوسری زینت پہلی زینت کے علاوہ ہے، تو پہلی زینت سے مراد ظاہری زینت ہے جو ہر ایك کے لیے ظاہر ہو گی جس کا چھپانا ممکن نہیں، اور دوسری زینت سے مراد باطنی زینت ہے ( اور اس میں چہرہ بھی ہے ) اور اگر یہ زینت ہر ایك کے سامنے ظاہر کرنی جائز ہوتی تو پھر پہلی زینت کو عام کرنے اور دوسری کو استثنی کرنے میں کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا.

د ـ اللہ سبحانہ و تعالی نے غیر اولی الاربۃ مردوں کے سامنے زینت ظاہر کرنے کی رخصت دی ہے، اور غیر اولی الاربہ وہ خادم ہیں جنہیں کوئی شہوت نہیں، اور وہ بچے ہیں جو شہوت کو نہیں پہنچے، اور نہ ہی عورتوں کی پردہ والی اشیاء کی اطلاع رکھتے ہیں، تو یہ دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے:

1 ـ ان دو قسموں کے علاوہ باطنی زینت کسی اور اجنبی اور غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنی جائز نہیں.

2 ـ حکم کی علت اور مدار عورت سے فتنہ اور اس سے تعلق پیدا ہونے کے خوف اور خدشہ پر مبنی ہے، اور بلاشك و شبہ چہرہ حسن و جمال کا منبع اور پرفتن جگہ ہے، تو اس کا چھپانا واجب ہوا، تا کہ شہوت والے مرد اس سے فتنہ میں نہ پڑیں.

ھـ ـ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان:

اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے

یعنی عورت اپنے پاؤں زمین پر مت مارے کہ جو اس نے خفیہ پازیب اور پاؤں میں زیور پہن رکھا ہے ا نکی جھنکار سنائی دے، چنانچہ جب پازیب وغیرہ کی آواز سن کر مرد کے فتنہ میں پڑنے کے خوف سے عورت کو زمین پر پاؤں مارنے سے منع کیا گیا ہے تو پھر چہرہ ننگا رکھنا کیسا ہوگا.

ان دونوں میں سے فتنہ کے اعتبار سے کونسی چیز بڑی ہے آیا عورت کے پازیب کی آواز جس کے متعلق یہ پتہ نہیں کہ وہ کیسی اور کتنی خوبصورت ہے، اور نہ ہی یہ علم ہے کہ آیا وہ نوجوان ہے یا بوڑھی ؟ اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ آیا وہ بدصورت ہے یا کہ خوبصورت ؟

یا کہ خوبصورتی و جمال اور نوجوانی سے بھرپور چہرے کو دیکھنا، اور پرفتن حسن و جمال کا نظارہ کرنا جو اس کی جانب دیکھنے کی دعوت دے رہا ہو ؟

ہر انسان جسے عورتوں میں تھوڑی بھی خواہش ہے وہ یہ جانے کہ دونوں فتنوں میں سے کونسا بڑا ہے، اور کون چھپانے اور مخفی رکھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے.

دوسری دلیل:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید ( اور خواہش ہی ) نہ رہی ہو وہ اگر اپنی چادر اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں، تاہم اگر ان سے بھی ا حتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت بہتر اور افضل ہے، اور اللہ تعالی سنتا اور جانتا ہے النور ( 60 ).

وجہ دلالت یہ ہے کہ:

اللہ سبحانہ و تعالی نے بڑی عمر کی بوڑھی عورتوں سے ایك شرط کے ساتھ گناہ کی نفی کی ہے جو زیادہ عمر ہو جانے کی بنا پر مردوں کی رغبت نہ رکھتے ہوئے نکاح کی خواہش نہیں رکھتیں، کہ اس سے انکی غرض بےپردگی اور زیب و زینت نہ ہو.

اور ان بوڑھی عورتوں کے ساتھ حکم کی تخصیص اس بات کی دلیل ہے کہ نوجوان لڑکیاں جو نکاح کرنا چاہتا ہیں وہ اس میں مخالفت حکم رکھتی ہیں، اور اگر چادر اتارنے کا حکم سب کو عام ہوتا تو پھر ان بورھی عورتوں کی تخصیص کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا.

اور قولہ تعالی:

بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں

سے نکاح کی خواہش کرنے والی نوجوان لڑکی کے پردہ کرنے کے وجوب پر ایك اور دلیل ملتی ہے کہ اس کے لیے غالب یہ ہے کہ جب وہ اپنا چہرہ ننگا کریگی تو وہ اپناء سنگھار اور خوبصورتی و جمال ظاہر کرنا چاہتی ہے، اور اپنی جانب مردوں کو متوجہ کرنا چاہتی ہے تا کہ وہ اس کی طرف دیکھیں، اور اس کے سوا نادر ہے، اور نادر کا حکم نہیں ہوتا.

تیسری دلیل:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ا نکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب ( 59 ).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہيں کہ:

" اللہ تعالی نے مومن کی عورتوں کو یہ حکم دیا کہ جب وہ اپنے گھروں سے ضرورت کے لیے باہر نکلیں تو اوڑھنیوں کے ساتھ اپنے چہروں کو اپنے سروں کے اوپر سے ڈھانپ لیں، اور اپنی ایك آنکھ ظاہر رکھیں "

اور جلیل القدر صحابی کی تفسیر حجت ہے، بلکہ بعض علماء کرام تو کہتے ہیں کہ:

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تك مرفوع حدیث کے حکم میں ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ قول کہ:

" وہ اپنی ایك آنکھ ظاہر کریں " صرف ضرورت کی بنا پر اس کی رخصت دی گئی ہے، تا کہ وہ راستہ دیکھ سکیں، لیکن اگر ضرورت نہ ہو تو پھر اسے بھی ظاہر کرنا صحیح نہیں.

اور جلباب اس چادر کو کہتے ہیں جو دوپٹے کے اوپر ہوتی ہے، اور عبایا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے.

چوتھی دلیل:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں، اور اپنے بیٹوں، اور بھائیوں اور بھتیجوں، اور بھانجوں، اور اپنی ( میل جول کی ) عورتوں، اور ملکیت کے ماتحت ( لونڈي اور غلام ) کے سامنے ہوں، اور اے عورتو اللہ تعالی سے ڈرتی رہو اللہ تعالی یقینا ہر چیز پر شاہد ہے الاحزاب ( 55 )

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب اللہ تعالی نے عورتوں کو اجنبی اور غیر محرم مردوں سے پردہ کا حکم دیا تو بیان کیا کہ ان قریبی رشتہ دار مردوں سے پردہ کرنا واجب نہیں، جیسا کہ سورۃ النور میں بھی انہیں استثناء کرتے ہوئے اللہ تعالی نےفرمایا ہے:

اور وہ اپنی زینت اور بناؤ سنگھار ظاہر مت کریں، مگر اپنے خاوندوں کے لیے الخ

دوم:

چہرے کا پردہ واجب ہونے کے سنت نبویہ سے دلائل:

پہلی دلیل:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

جب تم میں سے کوئی شخص بھی کسی عورت کو شادی کا پیغام بھیجے اور اس سے منگنی کرنا چاہے تو اس کے لیے اسے دیکھنے میں کوئی گناہ نہیں، اگر وہ اسے منگنی کی غرض سے دیکھنا چاہتا ہو، چاہے وہ عورت کی لاعلمی میں ہی اسے دیکھ لے "

اسے احمد نے روایت کیا ہے، مجمع الزوائد کے مؤلف کہتے ہیں: اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں.

اس سے وجہ دلالت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منگنی کرنے والے شخص سے گناہ کی نفی کی ہے، خاص کر اس شرط کے ساتھ کہ وہ اسے منگنی کی غرض سے دیکھے، جو اس کی دلیل ہے کہ منگنی کے بغیر ہر اجنبی عورت کو دیکھنے والا شخص ہر حالت میں گناہ گار ہوگا، اور اسی طرح جب شادی کا پیغام بھیجنے والا شخص منگنی کرنے کی غرض کے بغیر ہی لڑکی کو دیکھے تو بھی اسے گناہ ہوگا، مثلا کوئی شخص لذت اور فائدہ حاصل کرنے کے لیے دیکھے.

اور اگر یہ کہا جائے کہ: حدیث میں تو اس کا بیان ہی نہیں کہ وہ کیا چیز دیکھے، ہو سکتا ہے اس سے مراد سینہ اور گلا ہو ؟

ا سکا جواب یہ ہے کہ:

ہر کوئی جانتا ہے کہ شادی کا پیغام دینے والے شخص کا مقصد خوبصورتی حاصل کرنا ہے، اور ساری خوبصوری چہرے میں ہی ہوتی ہے، اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ چہرے کی خوبصورتی کے تابع ہے، ا سکا غالبا قصد ہی نہیں کیا جاتا، تو شادی کا پیغام دینے والا صرف عورت کے چہرہ کو دیکھےگا، کیونکہ بلا شك خوبصورتی چاہنے والے کے لیے فی ذاتہ یہی مقصود ہے.

دوسری دلیل:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں کو عید کے لیے عیدگاہ جانے کا حکم دیا تو عورتوں نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایک کے پاس ہو سکتا ہے پردہ کرنے کے لیے چادر اور اوڑھنی نہ ہو ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس کی ( مسلمان ) بہن کو چاہیے کہ وہ اپنی اوڑھنی اوڑھا دے "

صحیح بخاری اور صحیح مسلم.

تو یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کی عورتوں میں عادت تھی کہ وہ چادر اور اوڑھنی کے بغیر باہر نہیں نکلتی تھیں، اور چادر نہ ہونے کی حالت میں ان کے لیے باہر نکلنا ممکن نہ تھا، اور چادر اور اوڑھنی اوڑھنے کے حکم میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ پردہ کرنا لازمی ہے.

واللہ اعلم.

تیسری دلیل:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرتے تو آپ کے ساتھ مومن عورتیں بھی اپنی چادریں لپیٹ کر نماز میں شامل ہوتیں، اور پھر وہ اپنے گھروں کو واپس ہوتی تو اندھیرا ہونے کی بنا پر انہیں کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا "

اور وہ کہتی ہیں:

" اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی یہ حالت دیکھ لیتے جو ہم دیکھ رہے ہیں، تو انہیں مسجدوں میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا "

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے.

اس حدیث سے دو وجہ سے دلالت کی گئی ہے:

پہلی:

پردہ کرنا اور چھپ کر رہنا صحابہ کرام کی عورتوں کی عادت تھی، جو کہ سب سے بہتر لوگ ہیں، اور اللہ کے ہاں لوگوں سے سب سے زیادہ عزیز ہیں.

دوسری:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا، اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما عالم و فقیہ اور بصیرت کے مالك ہیں، دونوں ہی یہ بتا رہے ہیں کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ کچھ دیکھ لیتے جو ہم عورتوں کی حالت

دیکھ رہے ہیں ت وانہیں مسجدوں میں آنے سے روك دیتے، اور یہ اس دور کی بات ہے جو سب ادوار سے بہتر اور افضل تھا، تو پھر اب ہمارے اس دور میں کیا ؟!!

چوتھی دلیل:

ابن عمر رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی تکبر کے ساتھ کپڑا کھینچا اللہ تعالی روز قیامت اس کی جانب دیکھے گا بھی نہیں "

تو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں:

تو پھر عورتیں اپنی لٹکتی ہوئی چادروں کا کیا کریں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ ایك بالشت تك اسے ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر رکھیں "

وہ کہنے لگیں:

" پھر تو ان کے پاؤں ننگے ہو جایا کرینگے "

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو پھر وہ ایك ہاتھ نیچے لٹکا لیا کریں، اور اس سے زیادہ نہیں "

جامع ترمذی حدیث نمبر ( 1731 ) سنن نسائی حدیث نمبر ( 5336 ) سنن ابو داود حدیث نمبر ( 4117 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 3580 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

تواس حدیث میں عورت کے پاؤں ڈھانپنے کے وجوب کی دلیل پائی جاتی ہے، اور اس کی دلیل ہے کہ یہ چیز صحابہ کرام کی عورتوں میں معلوم تھی، اور پھر بلا شك و شبہ پاؤں تو چہرے اور ہاتھ سے کم فتنہ و خرابی کے باعث ہیں، تو کم چیز کی تنبیہ اس سے بڑھی چیز پر تنبیہ ہے، اور وہ اس کے حکم میں اولی اور افضل ہے.

اور پھر شرعی حکمت ا سکا انکار کرتی ہے کہ کم فتنہ اور خرابی کی باعث چیز کا تو پردہ ہو، اور اسے چھپایا اور ڈھانپا جائے، اور جو اس سے فتنہ و خرابی میں بڑی اور زیادہ ہو اسے ننگا رکھنے کی اجازت دی جائے، یہ ایك ایسا تناقض ہے جو اللہ کی حکمت و شرع کے لیے مستحیل ہے.

پانچویں دلیل:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" ہمارے پاس سے قافلہ سوار گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں، تو جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم میں سے عورتیں اپنی چادر اپنے سر سے اپنے چہرہ پر لٹکا دیتی، اور جب وہ ہم سے آگے نکل جاتے تو ہم چہرہ ننگا کر دیتیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 1562 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 2935 ) ابن خزیمہ نے ( 4 / 203 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " جلباب المراۃ المسلۃ " میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول:

" جب وہ ہمارے برابر آتے "

اس سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی مراد قافلہ سوار ہیں, اور یہ قول:

" ہم میں سے عورتیں اپنے چہرے پر اپنی اوڑھنی لٹکا لیتی "

یہ چہرے کہ پردہ کے واجب ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ احرام کی حالت میں عورت کے لیے اپنا چہرہ ننگا رکھنا مشروع ہے، تو اگر چہرہ ننگا رکھنے میں کوئی قوی مانع نہ ہو تو اس وقت ننگا رکھنا باقی رہتا حتی کہ قافلہ سواروں کے گزرتے وقت بھی.

ا سکا بیان اور تفصیل یہ ہے کہ: احرام کی حالت میں عورت کے لیے اپنا چہرہ ننگا رکھنا اکثر اہل علم کے ہاں واجب ہے، اس کا کوئی معارض نہیں، صرف وہی جو واجب ہے، تو اگر پردہ کرنا اور چہرہ ڈھانپنا واجب نہ ہوتا تو احرام کی حالت میں واجب کو ترک کرنا جائز نہ ہوتا.

صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ میں یہ حدیث موجود ہے کہ:

" احرام کی حالت میں عورت کو نقاب اور دستانے پہننا ممنوع ہیں "

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ اس کی دلیل ہے کہ نقاب اور دستانے ان عورتوں میں معروف تھے جو احرام والی نہ تھیں، اور یہ عورتوں کے چہرے اور ہاتھ کا پردہ کرنے کا تقاضا کرتا ہے.

یہ کتاب و سنت میں سو نو دلائل تھے:

اور دوسویں دلیل یہ ہے کہ:

صحیح اعتبار اور قیاس مطرح ہے، جو یہ کامل شریعت لائی ہے اور وہ مصالح اور اس کے وسائل کا اقرار ، اور ان پر ابھارنا، اور خرابیوں اور ان کے وسائل کا انکار اور اس سے منع کرنا ہے.

اور جب ہم غیر محرم اور اجنبی مردوں کے سامنے بے پردگی، اور عورت کا چہرہ ننگا رکھنے پر غور و فکر اور تامل کرتے ہیں تو ہم یہ اس کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں دیکھتے ہیں، اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اس میں کوئی مصلحت پائی جاتی ہے، تو یہ ان خرابیوں کے مقابلہ میں بہت ہی چھوٹی ہے.

بےپردگی کی خرابیاں درج ذیل ہیں:

1 ۔ فتنہ: اس لیے کہ عورت اپنے آپ کو ایسے فعل کے ساتھ فتنہ میں ڈالتی ہے جو اس کے چہرہ کو خوبصورت اور بنا سنوار کر پیش کرتا ہے، اور اسے پرفتن بنا کر دوسروں کے سامنے لاتا ہے، اور یہ چیز شر و برائی اور فساد کے سب سے بڑے اسباب میں سے ہے.

2 ۔ عورت سے شرم و حیاء ہی ختم ہو جاتی ہے، جو کہ ایمان کا حصہ ہے، اور پھر یہ شرم و حیاء عورت کی فطرت کا تقاضا بھی تھا، عورت شرم و حیاء میں ضرب المثل تھی، اسی لیے کہا جاتا ہے:

اپنے پردہ میں رہنے والی کنواری عورت سے بھی زیادہ شرم والا "

اور عورت سے شرم و حیاء کا ختم ہو جانا اس کے ایمان میں نقص کی نشانی ہے، اور جس فطرت پر وہ پیدا ہوئی ہے اس سے نکلنے کی علامت ہے.

3 ۔ اس سے مرد بھی فتنہ کا شکار ہو جاتا ہے، اور خاص کر جب عورت خوبصورت، اور حسن و جمال والی ہو، اور وہ ہنسی مذاق اور اٹھکیلیاں بھی کرتی ہو، جیسا کہ بہت ساری بےپردہ عورتیں مٹک مٹک کر چلتی اور کرتی ہیں، اور پھر شیطان تو انسان میں اس طرح سرایت کرتا ہے جس طرح جسم میں خون ہوتا ہے.

4 ۔ مردوں کے ساتھ عورت کا اختلاط اور میل جول:

کیونکہ جب عورت اپنے آپ کو چہرہ ننگا رکھنے اور بےپردہ گھومنے پھرنے میں مردوں کے برابر سمجھےگی تو اس سے شرم و حیاء کہا ملے گی اور نہ ہی وہ مردوں کے ساتھ دھکم پیل کرنے میں شرمائیگی.

اور اس چیز میں بہت زیادہ خرابی و فتنہ ہے، امام ترمذی نے حمزہ بن ابو اسید انصاری عن ابیہ کے طریق سے حدیث روایت کي ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلے تو راہ میں مرد عورتوں کے ساتھ مل گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو فرمایا:

" تم ذرا پیچھے ہٹ جاؤ بعد میں آنا، کیونکہ تمہیں راہ کے درمیان چلنے کا حق نہیں، تم راستے کی کناروں کی طرف ہو کر چلا کر، تو عورت بالکل دیوار کے ساتھ ہو کر چلتی حتی کہ دیوار کے ساتھ چپك کر چلنے کی وجہ سے اس کے کپڑے دیوار کے ساتھ اٹك جاتے "

جامع ترمذی جدیث نمبر ( 5272 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع حدیث نمبر ( 929 ) میں حسن قرار دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی.

ماخوذ از: رسالة الحجاب تالیف ابن عثیمین.

واللہ اعلم .